جلد ۲۲ | مورخہ ۱۲ محرم ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۴۱

مدینۃ المسیح

۱۵- اپریل - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج ۱۲ - بجے دن کے لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں :۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نصرت گرلز ہائی سکول - اور جامعہ احمدیہ ۱۴- اپریل سے ہفتوں کے بعد کھل گئے ہیں۔ احباب کو جلد سے جلد اپنے بچے تعلیم کے لئے بھیج دینے چاہئیں :۔

جو مبلغین بلا چور ضلع ہوشیار پور گئے تھے۔ وہ واپس آ گئے ہیں۔

۱۵- اپریل - آج بوقت چار بجے بعد دوپہر لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر اہتمام مستورات کا ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں متعدد قرار دادیں پاس کی گئیں۔ مفصل روئداد آئندہ درج کی جائیگی :۔

ضروری گزارش

اگرچہ یہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔ لیکن اب پھر گزارش ہے۔ کہ احباب کسی جلسہ کی رپورٹ یا کسی واقعہ کی اطلاع جلد سے جلد ارسال فرمایا کریں۔ تاکہ جلد شائع کی جا سکے۔ ورنہ روزانہ اخبار ہونے کے لحاظ سے کئی دن کے بعد کی اطلاعات کو شائع کرنا ممکن نہ ہوگا۔ اور اس وجہ سے احباب کو کوئی شکوہ نہ ہونا چاہیئے :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محل اور موقعہ کے موافق عفو یا سزا کی تعلیم

فرمودہ ۱۷- اپریل ۱۹۰۳ء

" قرآن شریف یہ تعلیم دیتا ہے۔ فرماتا ہے۔ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا وَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ۔ یعنے بدی کی سزا اسی قدر بدی ہے۔ لیکن اگر کوئی معاف کر دے۔ اور اس عفو میں اصلاح مدنظر ہو۔ بگاڑ نہ ہو۔ تو ایسے شخص کو خدا سے اجر ملیگا دیکھو۔ قرآن شریف نے انجیل کی طرح ایک پہلو پر زور نہیں دیا۔ بلکہ محل اور موقعہ کے موافق عفو یا سزا کی کارروائی کرنے کا حکم دیا ہے۔ عفو غیر محل نہ ہو۔ ایسا عفو نہ ہو۔ کہ اس کی وجہ سے کسی مجرم کو زیادہ جرأت اور دلیری بڑھ جائے۔ اور وہ اور بھی گناہ اور شرارت میں ترقی کرے۔ غرض دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھتا ہے۔ اگر عفو سے اس کی عادت بد جاتی رہے۔ تو عفو کی تعلیم ہے۔ اور اگر اصلاح سزا میں ہو۔ تو سزا دینی چاہیئے۔ اور پھر اگر قرآن شریف کی اور باقی تعلیموں کو بھی زمانہ کے ساتھ مطابق کرنا چاہیں۔ تو اور کوئی تعلیم اس کا مقابلہ نہ کر سکے گی "

(الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

تتمۂ از سرگزشتِ احرار

(از جناب میاں محمد احمد صاحب مظہر بی۔ اے آنرز ایل ایل بی۔ کپور تھلہ)

تنے چند خود کام و رسوائے عام | کہ بودند حرص و ہوا را غلام
بابلہ فریبی نہادند دام | ورا مجلس احرار کردند نام

فسونہا بہ بیں چرخِ دوّار را
کہ احرار نامید اشرار را

ہمہ خامکاران نادیدہ جنگ | ہمہ نامداران بے نام و ننگ
چناں ہرزہ کار و چناں شوخ و شنگ | کہ از شیش خانہ بسارند سنگ

چو در رزم کردن عزیمت نہند
ہزیمت شدن را غنیمت نہند

بہ تخریب کردن ہمہ تیز دست | بہ تعمیر کردن نگونسار و پست
بہر کار یابند چنداں شکست | کہ تا حشر آں را ندانند بست

مپرس و مجو از دلیریٔ شاں
بقالیں بود حملہ شیریٔ شاں

چہ مایہ بدیہا بر اسلام بر | رسیدہ ازیں مردمِ بے ہنر
فسادے نمودند در بجرد بر | زِ بہر چہ از بہر دینار و زر

فقیہے بسے شہر ویرانہ ساخت
پئے خویشتن تا یکے خانہ ساخت

باندک زمانہ شد ایں راز فاش | کہ بود ایں بہانہ برائے معاش
چو روزی ندارد یکے ناتراش | تلنجی کند حیلۂ تو تلاش

بباشد بہرمند آزاد حُر
نہ دُزدِ فرومایۂ کیسہ بُر

بکشمیر چوں گرم جولاں شدند | باوّل قدم پا بجولاں شدند
پشیماں و حیران و گریاں شدند | زِ ناکامیٔ خویشتن پریاں شدند

بریو و ریا و بلاف و گزاف
دِگر بارہ جستند با ما خلاف

گدایانہ در کوُ و برزن شوند | بدریوزۂ نان و ارزن شوند
غریواں بر مرد و زن شوند | بیاریٔ اسلام دمزن شوند

گدا وار گشتن بگرم و گداز
ہمیں شاں جہاد و ہمیں ترکتاز

چو با احمدیت در آویختند | بگیتی غبارے برانگیختند
بسے خاک بر فرقِ خود بیختند | کہ از نانہ موٹے فرو ریختند

کجا شیشہ انبازِ خارا شود
بُخاری دگر تا بُخارا شود

ایا دردمندانِ ایماں شعار | ایا زانِ محمودِ لشکر شکار
بکوشید و کوشید مردانہ وار | کہ پیش آمد اسلام را صعب کار

بطاغوتِ مارا دِغا کردنست
ہمیں وقتِ وقتِ دُعا کردنست

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے انیس مطالبات

جماعت احمدیہ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو انیسؔ ۱۹ مطالبات کئے۔ انہیں اب بصورت ٹریکٹ چھاپ کر شائع کیا جا رہا ہے۔ چونکہ اس سے منشاء یہ ہے کہ حضور کے مطالبات ہر وقت احباب کے ذہن میں رہیں اور ہمارا ہر لمحہ ان کی روشنی میں گذرے اس واسطے قیمت وہی رکھی گئی ہے۔ جو اصل لاگت ہے۔ حجم ۲۰ صفحات سائز $\frac{20\times30}{16}$ قیمت ۱۲/ سینکڑہ۔ دو کی قیمت تین پیسے۔ لہٰذا احباب اپنے نمائندہ کو اس حساب سے قیمت دیکر متعدد کاپیاں منگالیں۔ تا خرچ ڈاک کی بچت رہے۔ (انچارج تحریک جدید۔ قادیان)

احمدی گریجوئیٹس فوراً توجہ فرمائیں

گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر میں اسسٹنٹ اور کلرکوں کی بھرتی کے لئے کئی سالوں سے پبلک سروس کمیشن کی طرف سے مقابلہ کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ احمدی گریجوئیٹس نے اس طرف بالکل توجہ نہیں فرمائی۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ سے تمام احمدی گریجوئیٹس اور ان کے والدین کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ امسال پبلک سروس کمیشن کی طرف سے فرسٹ اور سیکنڈ ڈویژن کی بھرتی کے لئے مقابلہ کا امتحان ۶ اگست ۱۹۳۵ء کو بمقام شملہ ہوگا۔ درخواست کے فارم فوراً ہی سیکرٹری صاحب پبلک سروس کمیشن شملہ سے طلب کر لئے جائیں۔ ان کو پُر کر کے ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء سے قبل سیکرٹری صاحب پبلک سروس کمیشن کو واپس کرنا ضروری ہے۔ (عبدالمجید احمدی سیکرٹری تعلیم و تربیت انجمن احمدیہ دہلی ۲۵ لیک سکوئر نئی دہلی)

مبارک باد کی قرارداد

ڈیرہ غازیخاں کی نیشنل لیگ کا سپیشل اجلاس مورخہ ۹ اپریل ۱۹۳۵ء کو منعقد ہوا اور مفصلہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی۔

جلسہ ہذا بخدمت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی۔ چوہدری اسد اللہ خانصاحب بار ایٹ لاء و پریذیڈنٹ نیشنل لیگ لاہور و خاندانِ چوہدری صاحب کی خدمت میں صدق دل سے ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ کہ چوہدری صاحب اپنے محترم بھائی جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی جگہ بلا مقابلہ ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب منتخب ہوئے ؛

(عزیز محمد پیڈر۔ پریذیڈنٹ نیشنل لیگ ڈیرہ غازیخان بقلم خود)

احراری مُلّا کے اعتراضات کے جواب میں جلسہ

قادیان۔ ۱۵ اپریل۔ کل آٹھ بجے شام زیر صدارت جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی انجمن احمدیہ حلقہ مسجد اقصےٰ کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں احراری ملا کے اعتراضات کا جواب دیا گیا۔ صاحب صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد بابو فتح محمد صاحب ثریا کراچی نے مجلس احرار کراچی کی حقیقت۔ آل انڈیا لیڈرز کانفرنس میں ظفر علی صاحب کی ہجو اسی اور ثریا صاحب کی ملاقات کے وقت ظفر علی صاحب کا لاجواب ہونا۔ حبیب الرحمٰن صاحب صدر کا کراچی میں رہنے سہنے کا طریقہ۔ ہوٹل کا کرایہ وغیرہ ۱۴۸۰ روپے ہضم کر جانا اور نو روپیہ روز کرایہ والے مکان میں رہنا وغیرہ باتیں بیان کیں۔ اور اس طرح ملا عنایت اللہ کے اس ادعا کی کہ ہم قربانی کرتے ہیں۔ "چنے چبا کر اور گڑ کھا کر" کی حقیقت ظاہر کی۔ اور اس کے خلاف جماعت احمدیہ کی شاندار قربانیاں پیش کیں۔ پھر ماسٹر رحمت اللہ صاحب واقی نے احمدیت کی روزانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ محرم ۱۳۵۴ھ

احراریوں کے ادعائے حمایت وحفاظت مظلومین کی حقیقت

احراری قادیان میں فتنہ وفساد کا اڈا قائم کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ "ہم مظلوموں کی حمایت اور حفاظت کے لئے یہاں آئے ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں پر مدت سے قادیان میں عرصۂ حیات تنگ کیا جا رہا تھا۔ اور سوائے اس کے کوئی ذریعہ نہ تھا۔ کہ قادیان میں رہ کر پروپیگنڈا کیا جاتا"۔

قطع نظر اس سے کہ یہ جو کچھ کہا جاتا ہے اس میں صداقت کا ایک شائبہ بھی نہیں۔ اور یہ محض عوام کو جوش دلا کر روپیہ بٹورنے کے ڈھنگ ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ تمام ہندوستان میں یا کم از کم سارے پنجاب میں مظلوموں کی حمایت اور حفاظت کا جذبہ صرف قادیان کے لئے ہی کیوں جوش میں آیا ہے۔ اور کیوں آج تک کسی اور جگہ اس کے اظہار کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ لاہور میں احراریوں کا صدر دفتر ہے۔ اور امرتسر میں ان کا سب سے زیادہ شور وشر سنائی دیتا ہے۔ لیکن علاقہ ماجھا میں جو لاہور اور امرتسر کے قریب ہے۔ کئی ایسے گاؤں ہیں۔ جہاں کے مسلمانوں کو یا تو عبادت کرنے کے لئے مسجد بنانے کی اجازت ہی نہیں یا جہاں کوئی چھوٹی سی مسجد بنی ہوئی ہے وہاں اذان نہیں دی جا سکتی۔ اور کئی ایسے مقامات ہیں۔ جہاں مسجد تعمیر کرنے یا اذان دینے کی وجہ سے مسلمانوں کو زدوکوب کیا گیا۔ حتےٰ کہ قتل وخونریزی کا بھی نشانہ بنایا جا چکا ہے۔ معزز معاصر "انقلاب" کا بیان ہے کہ "اس علاقہ میں بلا مبالغہ نوے فیصدی ایسے گاؤں ہیں۔ جن کی مسجدوں میں مسلمان اذان نہیں دے سکتے۔ کیونکہ سکھ مالکان اراضی کی اکثریت انہیں اذان دینے سے روکتی ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ حکام وقت نے بھی اس معاملہ میں کبھی مسلمانوں کی مؤثر امداد نہیں کی۔ راجہ جنگ کوٹ دھرم چند جوڑہ۔ شیروں اور کئی دیگر دیہات میں اذان کے معاملہ پر فساد ہو چکے ہیں اور مسلمانوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا جا چکا ہے"۔

یہ تو گزشتہ واقعات کا ذکر ہے۔ جن سے اس علاقہ کے مسلمانوں کی مظلومیت ظاہر ہے لیکن تازہ حادثہ موضع کھارا تحصیل ترنتارن کا ہے۔ وہاں کے مسلمانوں نے نماز پڑھنے کے لئے بمشکل ایک جھونپڑا بنا رکھا تھا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب تک نہایت دھیمی آواز سے اذان کہہ کر نماز پڑھتے رہے۔ اس وقت تک تو گزارہ ہوتا رہا۔ لیکن تھوڑا عرصہ ہوا۔ جب کسی مسلمان نے ذرا اونچی آواز سے اذان دے دی۔ تو اسے ناقابل معافی جرم قرار دے دیا گیا۔ اور مسلمانوں پر دیوانی۔ اور فوجداری مقدمات دائر کر دیئے گئے۔ اسی پر اکتفا نہ کیا گیا۔ بلکہ اسی دوران میں سکھوں نے یورش کر کے مسجد جو صرف جھونپڑا کی شکل میں تھی منہدم کر دی۔ مسلمانوں نے جب پولیس کو اطلاع دی تو پولیس نے بارہ سکھوں کے ساتھ چار مسلمانوں کو بھی گرفتار کر لیا۔ سکھ تو ضمانتیں دے کر رہا ہو گئے۔ لیکن مسلمان چونکہ بے کس اور کس مپرس تھے۔ وہ ضمانتیں نہ دے سکے۔ اور حوالات میں بھیج دیئے گئے۔ آخر ایک دوسرے گاؤں کے مسلمانوں نے انہیں ضمانتوں پر رہا کرایا۔

یہ حالات نہایت دردناک اور مسلمانوں کی مظلومیت کا کھلا ثبوت ہیں۔ جو ایک لمبے عرصہ سے چلے آ رہے ہیں۔ اور روز بروز زیادہ مخدوش ہوتے جا رہے ہیں لیکن کیا احراریوں نے کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی ادھر توجہ کی۔ کیا ان کے دل میں ان مظلوم مسلمانوں کے متعلق ہمدردی کا معمولی سا جذبہ بھی پیدا ہوا۔ اور کیا انہوں نے اس صریح مذہبی مداخلت کو روکنے کے لئے کوئی کوشش کی۔ قطعاً نہیں۔ پھر وہ کس منہ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ مظلوم مسلمانوں کی حفاظت اور حمایت کرنے والے ہیں۔ اور اسی حمایت اور حفاظت کے درد سے بے تاب ہو کر قادیان کی طرف اٹھ دوڑے ہیں۔ اگر ان کے دلوں میں مسلمانوں کی مظلومیت کا کچھ بھی احساس ہوتا۔ اگر وہ مسلمانوں کی حمایت کا کچھ بھی جذبہ رکھتے۔ تو لاہور اور امرتسر سے نکلتے ہوئے یا لدھیانہ وغیرہ مقامات سے روانہ ہوتے ہوئے کیوں انہیں وہ مظلوم مسلمان نظر نہ آئے جنہیں بیسیوں دیہاتوں میں سکھوں نے مسجدیں بنانے یا اذان دینے سے روک رکھا ہے۔ اور جن میں سے متعدد افراد کو اذان دینے یا مسجد بنانے کی وجہ سے موت کے گھاٹ اتارا جا چکا ہے اس صریح ظلم اور تشدد کو نظر انداز کر کے احراریوں کا قادیان کی طرف منہ کر لینا۔ اور پھر یہ دعوے کرنا کہ انہوں نے مظلوموں کی حمایت اور حفاظت کے لئے قادیان میں اڈا جمایا ہے بالکل لغو اور بے ہودہ دعوٰے ہے۔

معاصر "انقلاب" نے "علاقہ ماجھا میں اسلام کی مظلومی" کی الم ناک تصویر کھینچنے کے بعد بصد حسرت یہ التجا کی ہے۔ کہ "کیا کوئی اسلامی جماعت اس ضروری کام کی طرف متوجہ ہوگی"؟ یہ آواز یقیناً احراریوں کے کانوں تک بھی پہنچی لیکن ان پر اتنا بھی اثر نہیں ہوا۔ جتنا مولوی ظفر علی صاحب کی انگلی کے ٹوٹنے سے ہوا تھا نہ صدر احرار نے کوئی اعلان شائع کیا۔ نہ جنرل سکرٹری نے اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت سمجھی۔ اور نہ احراری اخبارات "احسان" اور "زمیندار" نے اسے کچھ وقعت دی۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ ان لوگوں کے دلوں میں نہ تو اسلام کی حمایت کا کوئی جذبہ ہے اور نہ مسلمانوں کی مظلومیت کی پرواہ ہے۔ ان کی غرض محض ذاتی مفاد ہے۔ وہ جس صورت میں قابل ہو۔ اسے اسلام کی حمایت اور مسلمانوں کی حفاظت کا نام دے لیتے ہیں۔

علاقہ ماجھا میں مسلمانوں پر یہی ظلم نہیں روا رکھا جا رہا۔ کہ انہیں مسجدیں بنانے اور اذان دینے کی اجازت نہیں۔ بلکہ نہایت ہی غیرت کش اور تباہ کن ظلم یہ بھی ہو رہا ہے۔ کہ ان کی عورتیں سکھوں کے قبضہ میں جا رہی ہیں۔ اور یہ فتنہ اس قدر بڑھ رہا ہے۔ کہ سکھوں کا شاذ ہی کوئی گاؤں ایسا ہو۔ جہاں اس ظلم کی جیتی پھرتی مثال موجود نہ ہو۔ لیکن کیا اسلام کے ان واحد اجارہ دار اور مظلوموں کی حفاظت حمایت کے مدعیوں کے کانوں پر کبھی جوں بھی رینگی ہے۔ اور انہوں نے آواز تک بلند کرنے کی جرأت کی ہے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر کون خیال کر سکتا ہے۔ کہ احراری صرف قادیان کے مظلوموں کی حمایت وحفاظت کے لئے جن کا کوئی وجود نہیں پیدا کئے گئے ہیں۔ دراصل یہ شرارت انگیزی اور فتنہ پردازی کا بہانہ ہے۔

مجرم کو خود سزا دینے کا جرم

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ مسلمان اخبارات اب جرأت کے ساتھ اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ اگر کوئی خبیث الفطرت انسان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو اسے سزا دینا کسی فرد واحد کا کام نہیں۔ بلکہ یہ حکومت کا کام ہے۔ چنانچہ اخبار "انقلاب" کے بعد اخبار "مدینہ" ۱۳۔ اپریل نے بھی لکھا ہے۔ کہ

"شاتم رسول کی سزا دینا حکومت اسلامی کا کام ہے۔ اور انفرادی حیثیت سے کسی شخص کو یہ حق نہیں پہونچتا۔ کہ وہ خود ہی جرم کی تعیین کرے۔ اور خود ہی مجرم کو سزا بھی دیدے"۔

جب یہ شرعی فیصلہ ہے۔ تو پھر کیوں اس قسم کے واقعات رونما ہونے پر ان لوگوں کو نہیں سمجھایا جاتا۔ جو مجرم کو خود سزا دینے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اور اس طرح ان جوشیلے مسلمانوں کی زندگیاں برباد کر رہے ہیں۔ جن کو اسلام اور قوم کے لئے نہایت مفید طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

دراصل شورش پسند لوگ اپنی ذاتی اغراض کے لئے اس قسم کے حادثات کو ایسی شکل میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے لئے مفید ہونے کی بجائے سخت مضر ہے۔ اور جس کی وجہ سے بے حد جانی۔ اور مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

سلور جوبلی کی مخالفت

یہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے۔ کہ بعض کانگرسی حلقوں کی طرف سے ملک معظم کی سلور جوبلی کی تقریب کی مخالفت کی جا رہی ہے اور احراری بھی اس بارے میں مسلمانوں کو کانگرس کے نقش قدم پر چلانے کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔ اول تو رعایا کو ملک معظم سے جو عقیدت ہے۔ اور جس کا دعوے کانگرسیوں اور احراریوں کو بھی ہے اس کے اظہار کے لئے جو بہترین موقعہ آ رہا ہے۔ اسے ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ دوسرے اہل ہند اس فنڈ میں جتنی رقم جمع کریں گے۔ وہ ہندوستان میں ہی رفاہ عام کے کاموں میں صرف کی جائیگی۔ محتاجوں اور حاجتمندوں کی اس سے امداد کی جائے گی۔ پس اس فنڈ میں ہر شخص کو خوشی اور مسرت سے حصہ لینا چاہیئے۔ اور ان لوگوں کے پیچھے نہ چلنا چاہیئے۔ جو ہر اس بات کی مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ جس کا تعلق حکومت سے ہو۔

حیاتِ مسیح کے قائلین کا ایک مایۂ ناز استدلال

اور

اس کا جواب

حیات و ممات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ ایسا اہم مسئلہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے بیحد قابلِ توجہ ہے۔ بعض مولویوں کا یہ عقیدہ کہ مسیح علیہ السلام زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر موجود ہیں۔ عیسائیوں کے غلط اور بے بنیاد عقائد کی اشاعت میں حد درجہ ممد ہے۔ مگر مسلمان ہیں۔ کہ آنکھیں بند کئے مولویوں کے اس گمراہ کن پراپیگنڈا پر آمنا و صدقنا کہے چلے جاتے ہیں۔ اگرچہ گذشتہ زمانہ میں بھی بعض آئمہ اور بزرگانِ دین نے حیات مسیح علیہ السلام کی تردید کی ہے اور صراحت کے ساتھ اپنے عقائد میں وفات مسیح کا اندراج فرمایا ہے تاہم قرآن کریم کی روشنی میں براہین قاطعہ سے اس امر کو بپایۂ ثبوت پہونچانا کاسرِ صلیب ہی کا کام تھا۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسئلہ کو نقلی اور عقلی شواہد کے ساتھ ایسا صاف کرکے رکھدیا ہے۔ کہ الوہیتِ مسیح کے دلدادہ پادری اور ان کے ہمنوا حیاتِ مسیح کے قائل مولوی اس مسئلہ پر گفتگو کرنے سے لرزہ براندام ہوجاتے ہیں۔ اور جب کبھی کوئی حیاتِ مسیح کا قائل میدان مناظرہ میں اترتا ہے۔ تو عجیب و غریب مضحکہ خیز تاویلات اور دلائل سے اپنا مدعا ثابت کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے لگتے ہیں۔ اس مضمون میں قائلین حیات مسیح کے مزعومہ دلائل میں سے ایک مایۂ ناز دلیل مع جواب درج کی جاتی ہے۔

سورۂ آل عمران کے پانچویں رکوع میں اللہ تعالیٰ نے ملائکۃ اللہ اور حضرت مریم علیہا السلام کا مکالمہ درج کرکے فرمایا ہے جب مریم نے بشارت دی اپنے ان بیٹا پیدا ہونے کی خبر پر حیرت کا اظہار کیا۔ تو فرشتوں نے اسے مشیتِ الٰہی قرار دیتے ہوئے حضرت مسیح علیہ السلام کی اہم شخصیت کا ان الفاظ میں ذکر کیا۔ "ویعلمہ الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل"۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس بچے الکتاب الحکمۃ اور تورات و انجیل یہ چار چیزیں دیگا۔ قائلین حیات مسیح کہتے ہیں یہ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ کلام پاک میں جہاں جہاں الکتاب اور الحکمۃ یکجا بیان ہوئے ہیں۔ ان سے مراد قرآن و حدیث ہے۔ اب ہمارا استدلال یہ ہے۔ کہ خدا نے تورات و انجیل تو آپ کو سکھا دی ہے۔ لیکن قرآن و حدیث کا سکھانا باقی ہے۔ معلوم ہوا کہ مسیح علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں۔ دوبارہ آئیں گے۔ خدا تعالیٰ ان کو قرآن و حدیث کی تعلیم دیگا۔ اور اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ ورنہ اگر مان لیا جائے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کو وعدہ خلاف تسلیم کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اس نے قرآن و حدیث سکھانے کا وعدہ کرکے ان دونوں چیزوں کے معرض وجود میں آنے سے پہلے پہلے مسیح علیہ السلام کو وفات دیدی۔

اول تو ان لوگوں کا یہ دعویٰ محتاجِ دلیل ہے۔ کہ قرآن کریم میں جس جس جگہ الکتاب اور الحکمۃ یکجا بیان ہوئے ہیں۔ اس سے مراد قرآن و حدیث ہے۔ پانچویں پارے کے پانچویں رکوع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فقد اٰتینا اٰل ابراھیم الکتاب والحکمۃ یعنی ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور یہ ظاہر ہے۔ کہ آل ابراہیم کو قرآن و حدیث تو ملے نہیں۔ لہٰذا معلوم ہوا۔ کہ یہ دعویٰ ہی غلط ہے۔ کہ الکتاب اور الحکمۃ کلام پاک میں جس جس جگہ یکجا بیان ہوئے ہیں۔ ان سے مراد قرآن و حدیث ہیں۔

علاوہ ازیں ہم کہتے ہیں۔ سورۃ آل عمران میں خدا تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو جس کتاب، حکمت، تورات اور انجیل سکھانے کا وعدہ کیا وہ سکھائی جاچکی ہے۔ اور اب کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں۔ جیسا کہ ساتویں پارے کے پانچویں رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام پر اس طرح اپنے احسانات گنوائے ہیں۔ اذ قال اللہ یٰعیسی ابن مریم اذکر نعمتی علیک وعلی والدتک اذ ایدتک بروح القدس۔ تکلم الناس فی المھد وکھلا۔ واذ علمتک الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل۔ الآیہ۔ یعنی یاد کرو اس وقت کو جبکہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم سے کہا۔ یاد کر۔ میری نعمت جو تجھ پر اور تیری والدہ پر ہوئی۔ جبکہ میں نے تیری تائید کی رُوح القدس کے ساتھ۔ تو لوگوں سے باتیں کرتا تھا۔ مہد میں اور بصورت کہل۔ اور جب کہ میں نے سکھائی تجھے الکتاب اور الحکمۃ اور تورات اور انجیل۔

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو جس الکتاب اور الحکمۃ سکھلانے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ تشنۂ تکمیل نہیں۔ بلکہ مدت ہوئی پورا ہوچکا ہے خلاصہ کلام یہ کہ الکتاب اور الحکمۃ سے غیر احمدی جو چاہیں مراد لیں۔ مگر یہ یاد رکھیں۔ کہ خدا اپنا وعدہ پورا کرچکا ہے۔ اور اب اس کے ایفاء کی انتظار بے معنی ہے۔ (سلیم "جامعہ")

موجودہ مسلمان اور ان کا اسلام

جب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ موجودہ مسلمان کہلانیوالے چونکہ حقیقی اسلام سے بیگانہ ہوچکے ہیں۔ انہوں نے اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اسلام کی شکل بدل دی ہے۔ اور خود ساختہ رسم و رواج کو اسلام قرار دے رہے ہیں۔ اس لئے کسی مصلح روحانی کی ضرورت ہے۔ تو بڑے بڑے جبہ پوش اور ان کی ہاں میں ہاں ملانے والے عوام شور مچا دیتے ہیں کہ چونکہ دُنیا میں قرآن مجید موجود ہے اور اس کے مطالب سمجھانے والے اور گمراہی سے بچانیوالے علما موجود ہیں اسلئے مصلح کی ضرورت نہیں لیکن جب یہ لوگ اپنی حالت پر غور کرتے ہیں۔ اپنے گرد و پیش نگاہ ڈالتے ہیں۔ تو انہیں اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ نہ تو قرآن کریم کی موجودگی ان کو کوئی فائدہ دے رہی ہے۔ اور نہ علماء کے گروہ در گروہ انہیں اصل اسلام پر قائم رکھ سکے ہیں اور اس بات کا اقرار کھلے طور پر خود علماء کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کے علماء کی جمعیت کا آرگن "الجمعیۃ" اپنے ایک حال کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"سب کو معلوم ہے۔ کہ اب مسلمانوں میں اسلام کا وہ جوش نہیں رہا۔ جو شریعت کی پیروی کا لازمی نتیجہ تھا۔ انہوں نے شریعت کی بجائے رسم و رواج اور کفار و مشرکین کے رسوم و عادات کو اختیار کرلیا۔ قانونِ الٰہی کے بجائے وہ مادی قوانین کے پابند ہوگئے۔ ان کا قبلہ تبدیل ہوگیا۔ انکی راہیں مختلف ہوگئیں۔ انکی نمازیں حکومت کی خوشامد میں اور ان کا حج لنڈن کے طواف میں تبدیل ہوگیا۔ غرض کہ موجودہ مسلمانوں کی ہر چیز پلٹ گئی۔ اور یہ سب اس راستہ پر جا پڑے۔ جو اسلام کی راہ سے بالکل مخالف سمت میں واقع ہوا ہے"

ان الفاظ کو پڑھکر بتایا جائے کہ موجودہ مسلمانوں میں اسلام کی کونسی چیز باقی رہ گئی ہے۔ جب وُہ بالکل اسلام کی مخالف سمت جا رہے ہیں۔ تو کیا ان کو راہِ راست پر لانے اور حقیقی اسلام پر قائم کرنے کی صُورت سوائے اس کے کچھ اور ہوسکتی ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی مامور اور مرسل مبعوث کرے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر ہر ایک سمجھدار اور ہوش مند انسان کا فرض ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دعوے پر غور کرے۔ اور آپ کو قبُول کرنے کی سعادت سے بہرہ اندوز ہو۔

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُن قربانیوں کیلئے تیار ہو جاؤ جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۵ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
میرا پچھلا خطبہ وقت کی تنگی کی وجہ سے نامکمل رہ گیا تھا۔ اور میرا ارادہ تھا۔ کہ خدا توفیق دے۔ تو دوسرے جمعہ میں اسے مکمل کر دوں گا۔ لیکن اس عرصہ میں چونکہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ

حکومت کے نزدیک

بھی وہ احکام جو ہمارے بچوں کو ملتے رہے ہیں۔ غلط ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ اب اس کے متعلق کچھ کہنا بے فائدہ ہوگا۔ جو غرض تھی۔ وہ پوری ہو چکی ہے

اس کے بعد میں یہ بات کہنی چاہتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ کہ انسان میں سے ایک حصہ حیران ہے۔ وجہ کیا ہے۔ کہ ایک آواز اٹھتی ہے۔ گورداسپور سے اس کی گونج پیدا ہو کر لاہور جا پہنچتی ہے۔ مگر پھر بھی

صُمٌّ بُکْمٌ

کا معاملہ رہتا ہے۔ میں نے اشارتاً اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ انسانی فطرت پاکیزہ ہے۔ اور جب تک یقینی طور پر یہ معلوم نہ ہو جائے۔ کہ کوئی شخص بد دیانتی کر رہا ہے۔ اس کے متعلق حسن ظنی سے ہی کام لینا چاہیئے۔ پھر اس امر کے لئے بھی یقینی کی وجوہ ہمارے پاس موجود ہیں۔ کہ انگریز حکام کے لئے بد دیانتی کرنے کی کوئی وجہ نہیں انگریزوں کو ہمارے جھگڑوں میں کوئی دخل نہیں اور بد دیانتی انسان کسی وجہ سے ہی کر سکتا ہے کسی انگریز کو کسی خاص احمدی سے کوئی

بغض یا عداوت

ہو۔ تو ہو۔ ورنہ انہیں ہمارے جھگڑوں سے کیا واسطہ ہے۔ پس سوائے خاص حالت کے ہمارا فرض ہے۔ کہ حسن ظنی سے کام لیں۔ اکثر واقعات جو ضلع گورداسپور میں ہوتے ہیں۔ ان کی طرف اگر بالا افسر توجہ نہیں کرتے۔ تو اس کی یہ وجہ نہیں۔ کہ وہ ہمیں دکھ دینا چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ ان پر

حقیقت حال

ظاہر نہیں ہوئی۔ فطرتی طور پر انسان اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی بات زیادہ مانتا ہے۔ دو بچے آپس میں لڑتے ہیں۔ اور روتے ہوئے اپنی اپنی ماں کے پاس جاتے ہیں۔ ہر ایک کی ماں اپنے بچہ کو گلے سے چمٹا لیتی ہے۔ اور دوسرے کے بچے کے متعلق کہتی ہے۔ کہ وہ بڑا نالائق ہے۔ کئی دفعہ سمجھایا ہے کہ دوسرے بچوں کو نہ مارا کرے۔ مگر وہ باز نہیں آتا۔ تو یہ

فطرتی بات

ہے۔ کہ انسان پر پہلا اثر پاس رہنے والوں کا ہوتا ہے۔ جب ایک احمدی ہمارے سامنے آکر ایک بات کہے۔ تو ہم ضروری طور پر اُسے درست سمجھیں گے۔ سوائے اس کے کہ بات کرنے والے کا جھوٹ ظاہر ہو چکا ہو۔ اور جب ہمارے لئے یہ ایک فطرتی بات ہے۔ تو حکومت کے متعلق بھی ہمیں ایسا ہی سمجھنا چاہیئے۔ حکومت کے لئے بھی یہ طبعی امر ہے۔ کہ وہ سپاہی، مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر کی رپورٹ کو سچا سمجھے۔ ایسا کرنا، انسان کا ایک

طبعی میلان

ہے۔ اور فطرت کا ایک ایسا تقاضا ہے۔ جس کا شکار قریباً ہر انسان کو ہونا پڑتا ہے۔ دنیا میں بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جو اس اثر سے بالا ہوتے ہیں۔ ورنہ بالعموم سب اس اثر کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اور گورنمنٹ بھی اس سے بالا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جب تک اس کے خلاف کوئی قطعی ثبوت نہ ہو ہمیں یہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ

حکومت کے بالا افسر

بھی اسی انسانی کمزوری کا شکار ہیں۔ جس کا ہم بھی ہوتے ہیں۔ اور شرارت سے ہمیں نقصان نہیں پہنچا رہے۔

اگر کوئی احمدی میرے سامنے آکر کوئی بات کہے۔ تو میں اُسے سچ سمجھ لوں گا۔ ہاں اگر بعد میں وہ جھوٹ ثابت ہو جائے۔ تو یہ اور بات ہے۔ اور جو اثر ہم اپنی طبیعتوں پر محسوس کرتے ہیں۔ وہی دوسروں کے متعلق سمجھنا چاہیئے۔

شکایت کا موقعہ

اس وقت ہوتا ہے۔ جب حق کھل جائے۔ اور پھر بھی ضد کی جائے۔ ورنہ یہ انسان کا طبعی تقاضا ہے۔ کہ وہ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی بات زیادہ مانتا ہے۔ مجھے اپنی اس کمزوری کا اعتراف ہے۔ کہ باوجود انصاف کی پوری خواہش کے سوائے قضا کے وقت کے۔ کہ اس وقت میں بالکل خالی الذہن ہوتا ہوں۔ اگر دو شخص آکر میرے پاس کوئی روایت کریں۔ ایک احمدی۔ اور دوسرا غیر احمدی۔ تو میں احمدی کی بات کو ضرور سچ مانوں گا۔ اور اسے زیادہ وزن دوں گا۔ اس کی وجہ خواہ یہ ہو۔ کہ میں ہمیشہ سچ کی تعلیم دیتا ہوں۔ اور اس وجہ سے احمدیوں سے اسی کے مطابق عمل کرنے کی امید رکھتا ہوں۔ یا یہ کہ مجھے

احمدیوں کے ساتھ دوسروں سے زیادہ الفت

ہے۔ اور یا یہ کہ اس احمدی کے ساتھ مجھے کام کرنے کا موقعہ مل چکا ہو۔ اور اس طرح معلوم ہو چکا ہو۔ کہ اس کے اندر سچائی زیادہ ہے بہرحال وجہ خواہ کچھ ہو۔ یہ قدرتی بات ہے کہ میں احمدی کو زیادہ سچا سمجھوں گا۔ سوائے اس کے کہ میں

قاضی کی حیثیت میں

بیٹھا ہوں۔ یا اس احمدی کے کیرکٹر کی کمزوری اور غیر احمدی کی راست گفتاری کا مجھے پہلے سے تجربہ ہو چکا ہو۔ ہندوؤں، سکھوں، عیسائیوں غیر احمدیوں غرضیکہ

سب قوموں میں سچ بولنے والے

لوگ ہوتے ہیں۔ اور احمدیوں میں بھی بعض ایسے کمزور ہو سکتے ہیں۔ جو کسی وقت جھوٹ بول دیں۔

پس اس کمزوری کو جو سب انسانوں میں پائی جاتی ہے۔ حکومت کے معاملہ میں ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اور اتنی ڈھیل ہمیں دینی پڑیگی جب تک کہ یقین نہ ہو جائے۔ کہ

عمداً بد دیانتی

کی جا رہی ہے۔ عام حالات میں یہ سمجھنا پڑیگا کہ جو حال ہمارا ہے۔ وہی حکومت کا بھی ہو سکتا ہے۔

پس ان حالات میں جو اصل علاج ہے وہ یہی ہے۔ کہ

ہم اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ توجہ کریں

دلوں کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ جسے میں سچا سمجھتا ہوں۔ بالکل ممکن ہے اس نے بیس دفعہ سچ بولا ہو۔ اور اکیسویں دفعہ جھوٹ بول دے۔ اور حکومت جسے سچا سمجھتی ہے۔ اور جس کا سچا ہونا بیس دفعہ اس پر ظاہر ہو چکا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اکیسویں بار

جھوٹ بول دے

اور اس وجہ سے چونکہ کسی بات کو یقینی۔ اور قطعی نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے جن حکومتوں کی بنیاد سیاسیات پر ہوتی ہے۔ ان کے لئے بہت سی دقتیں ہوتی ہیں۔ جن کا اندازہ ہم نہیں کر سکتے۔

پس

حقیقی کامیابی کا رستہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی مل سکتا ہے۔ آج سے ۳۲ سال قبل غالباً اگست یا ستمبر کا مہینہ تھا۔ جب میں شملہ گیا ہوا تھا۔ تو میں نے رویا دیکھا۔ کہ میں ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی پر جانا چاہتا ہوں۔ ایک فرشتہ آیا۔ اور مجھ سے کہنے لگا۔ کہ تمہیں پتہ ہے۔ یہ رستہ بڑا خطرناک ہے۔ اس میں بڑے مصائب اور ڈراؤنے نظارے ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ تم اُن سے متاثر ہو جاؤ اور منزل پر پہنچنے سے رہ جاؤ۔ اور پھر کہا۔ کہ میں تمہیں ایسا طریق بتاؤں جس سے تم محفوظ رہو۔ میں نے کہا۔ ہاں بتاؤ۔ اس پر اس نے کہا۔ کہ بہت سے بھیانک نظارے ہونگے۔ مگر تم ادھر اُدھر نہ دیکھنا۔ اور نہ اُن کی طرف متوجہ ہونا۔ بلکہ

"خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ"

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتے ہوئے بڑھے چلے جانا۔ ان کی غرض یہ ہوگی۔ کہ تم ان کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اور اگر تم ان کی طرف متوجہ ہوگئے تو اپنے مقصد کے حصول میں ناکام رہ جاؤ گے اس لئے اپنے کام میں لگے جاؤ۔ چنانچہ میں جب چلا تو میں نے دیکھا۔ کہ نہایت اندھیرا اور گھنا جنگل تھا۔ اور

ڈر اور خوف کے بہت سے سامان

جمع تھے۔ اور جنگل بالکل سنسان تھا۔ جب میں ایک خاص مقام پر پہونچا۔ جو بہت ہی بھیانک تھا۔ تو بعض لوگ آئے اور مجھے تنگ کرنا شروع کیا۔ تب مجھے معاً خیال آیا۔ کہ فرشتہ نے مجھے کہا تھا۔ کہ "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتے ہوئے چلے جانا۔ اس پر میں نے ذرا بلند آواز سے یہ فقرہ کہنا شروع کیا۔ اور وہ لوگ چلے گئے۔ اس کے بعد پھر پہلے سے بھی زیادہ خطرناک راستہ آیا۔ اور پہلے سے بھی زیادہ بھیانک شکلیں نظر آنے لگیں۔ حتٰے کہ بعض سر کٹے ہوئے جن کے ساتھ دھڑ نہ تھے۔ ہوا میں معلق میرے سامنے آتے۔ اور طرح طرح کی شکلیں بناتے۔ اور منہ چڑاتے اور چھیڑتے۔ مجھے غصہ آتا۔ لیکن معاً

فرشتہ کی نصیحت

یاد آ جاتی۔ اور میں پہلے سے بھی بلند آواز سے خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ کہنے لگتا۔ اور پھر وُہ نظارہ بدل جاتا۔ یہاں تک کہ سب بلائیں دور ہوگئیں۔ اور میں

منزل مقصود پر

خیریت سے پہونچ گیا۔ یہ رؤیاء میں نے ۱۹۱۳ء کے اگست یا ستمبر میں بمقام شملہ دیکھا تھا۔ اور شملہ میں یہ خواب دیکھنے کا شاید یہ بھی مطلب ہو۔ کہ حکومت کے بعض ارکان کی طرف سے بھی ہماری مخالفت ہوگی۔ اس رؤیاء کو آج کچھ ماہ کم ۲۲ سال ہوگئے ہیں۔ اسی دن سے جب میں کوئی مضمون لکھتا ہوں۔ تو اس کے اوپر "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" ضرور لکھتا ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ نے ہم کو بتایا ہے۔ کہ تمہارے سامنے ایک مقصد ہے۔ اسے پورا کرو۔ دشمن پورا زور لگائینگے۔ کہ تم دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ لیکن اگر ہم ایسا کریں۔ تو ہمارا جو اصل کام ہے۔ وہ پورا نہیں ہو سکیگا۔ اگر ہم لڑائیاں کرنے لگیں۔ مقدمہ بازیاں کریں تو تبلیغ کس طرح کر سکینگے ایک اٹھتا ہے اور گالیاں دینے لگتا ہے۔ اور ساتھ یہ بھی کہتا ہے۔ کہ میرا مقصد یہ ہے۔ کہ

آؤ اور مجھ پر مقدّمہ کرو۔

پھر دوسرا اٹھتا ہے۔ اور اسی طرح کرنے لگتا ہے اگر میں ایسا کرنے لگ جاؤں۔ تو پھر میرا جو کام ہے۔ وہ کون کریگا۔ ان کی تو غرض ہی یہی ہے مگر ہمارا فرض یہ ہے۔ کہ وہ بے شک گالیاں دیں۔ منہ چڑائیں۔ مگر ہم اپنا کام کرتے جائیں۔ وہ ہمیں بے شک

دنیا کی نظروں سے گرانے کی کوشش

کریں۔ لیکن اگر ہم اس رستہ پر چلتے جائیں۔ جو کامیابی کا رستہ ہے۔ تو ان کے چڑانے کا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے۔ کہ لا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ یعنی جو گالیاں دی جا رہی ہیں۔ ہم ان کا ذکر بھی نہیں رہنے دینگے۔ اس کا یہی مفہوم معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ساری دُنیا تعریف کرنے لگ جائیگی۔ تو گالیاں خود بخود بند ہو جائینگی۔ ورنہ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ

کاغذی گالیاں

باقی نہ رہینگی۔ وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود ہی نقل کر دی ہیں۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ گالیاں دینے والوں کی اولادیں تعریف کرنے لگ جائیں گی۔ اور کہینگی۔ کہ ہمارے بڑے ایسے بیوقوف تھے۔ کہ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ کو گالیاں دیتے تھے۔ پس اس میں اسی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اے ہمارے مسیح تو اپنے کام میں لگا رہ۔ اور ان گالیوں کی طرف توجہ نہ کر۔ کہ ان کو مٹانا ہمارا ہی کام ہے۔ اس لئے میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے مقصد کو نہ بھولے بلکہ ایک لحاظ سے تو ہمیں ان

مخالفوں کا شکر گزار ہونا چاہئے

کہ ان کے ذریعہ ہمارے اندر بیداری پیدا ہوگئی مومنوں کو غفلت سے جگانے کے لئے کبھی اللہ تعالیٰ دشمن سے بھی کام لے لیتا ہے۔ حضرت معاویہ کے متعلق آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ شیطان انہیں نماز کے لئے جگانے آیا۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایکدفعہ ان کی آنکھ نہ کھلی۔ اور صبح کو نماز باجماعت سے رہ گئے۔ یا نماز کا وقت گذر گیا۔ اور وہ سوئے رہے۔ اس کا انہیں اتنا صدمہ ہوا۔ کہ سارا دن روتے رہے۔ اور سارا دن سخت کرب میں گزرا۔ دوسری رات وُہ سوئے۔ تو دیکھا۔ کہ کوئی جگا رہا ہے۔ وہ اٹھے کشفی نظارہ تھا۔ کوئی کہہ رہا تھا۔ کہ اٹھو نماز پڑھو۔ جگانے والے سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ تو اس نے کہا۔ میں ابلیس ہوں۔ آپ نے کہا۔ کہ تیرا کام تو نماز سے روکنا ہے۔ پھر تو نماز کے لئے کس طرح جگا رہا ہے۔ اس نے کہا بے شک میرا کام تو روکنا ہی ہے۔ مگر کل جو آپ کی نماز رہ گئی۔ تو آپ اس قدر روئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کہا۔ دیکھو میرے بندے کو کتنا صدمہ نماز چھوٹ جانے کا ہے۔ اسے

سو نماز کا ثواب

دیا جائے۔ اس لئے میں نے سوچا۔ کہ اگر آج بھی سوئے رہے۔ تو سو نماز کا ثواب لے جاؤ گے اور میرا کام ثواب سے محروم رکھنا ہے پس لئے جگاتا ہوں۔ کہ ایک کا ہی ثواب حاصل کر سکو۔ اور سو کا نہ پا سکو۔ تو کبھی انسان کو مخالف کی طرف سے بھی نیکی کی تحریک ہو جاتی ہے اگرچہ وہ تو مخالفت نقصان پہونچانے کے لئے ہی کرتا ہے۔ مگر اس میں

مومن کا فائدہ

ہو جاتا ہے۔ ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ جماعت کو اس روش پر چلاؤں جو صحابہ کی تھی۔ اور ان کو سادہ زندگی کی عادت ڈالوں مغربی تمدن کے اثرات اور ایشیائی تمدن کے گندے اثرات سے بھی ان کو علیحدہ رکھوں مگر کوئی ایسی صورت نہ نکلتی تھی۔ کبھی میں یہ سکیم بناتا تھا۔ کہ ایک بورڈنگ بناؤں۔ کبھی انصار اللہ قائم کرنے کی تجویز کرتا تھا۔ مگر ان میں سے کوئی تجویز دل کو نہ لگتی تھی۔ تب اللہ تعالےٰ نے جماعت کو ایسا دھکا لگایا کہ میں نے سمجھا۔ اس وقت میں جو کچھ کہوں گا۔ سب مان لینگے۔ پس یہ اللہ تعالےٰ نے اس مخالفت سے ہمیں کتنا بڑا فائدہ پہونچایا ہے کہ مغربی اثرات بلکہ ان مشرقی اثرات سے بھی جو مسلمانوں کی کمزوری کے زمانہ میں ان کے اندر پیدا ہو گئے تھے۔ ہمیں بچا لیا ہماری جماعت کے ۷۰-۸۰-۹۰ فیصدی لوگ ایسے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی طرزِ زندگی کو بدل کر سادہ غذا اور

سادہ لباس اور سادہ زندگی

اختیار کر لی ہے۔ اگرچہ ابھی یہ ابتدائی قدم ہے۔ مگر دھکے کو نسے ختم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں ایک رستہ بتا دیا ہے۔ جسے ہم بیس سال میں معلوم نہ کر سکے۔ وہ ایک دم بتا دیا۔ اور ابھی جو کمزوریاں باقی ہیں۔ اور

سوشل و تمدنی زندگی

میں جو تغیرات ابھی ضروری ہیں۔ ان کے لئے اللہ تعالےٰ اور دھکے لگا دے گا۔ ایسے دھکوں کے ساتھ ہمارا امتحان بھی ہو جاتا ہے کہ ہم ان سے کتنا متاثر ہوتے ہیں۔ اور اپنے کام کو کس طرح کرتے ہیں۔ پس یہ

بڑے فائدہ کی چیز

ہے۔ میں تو جب ماضی پر غور کرتا ہوں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ رحمت کا ایک ایسا دروازہ ہمارے لئے کھول دیا گیا ہے۔ جس کا شکریہ ہم ادا نہیں کر سکتے۔ ہم میں جو امیر غریب کا امتیاز تھا۔ بعض لوگ کئی کئی کھانوں کے عادی تھے۔ عورتوں میں زیورات، لیس وفیتے، گوٹہ کناری کا رواج تھا۔ اُسے دور کرنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ میں سوچتا تھا۔ کہ ایک کو روکا جائے۔ تو دوسرا کرے گا۔ اور دوسرے کو منع کیا جائے۔ تو تیسرا کرے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک ایسا رستہ کھولدیا۔ کہ سب کو بچا لیا۔ گو میں نے اس کے لئے

تین سال کی میعاد

رکھی ہے۔ مگر جب نیکی کی عادت ہو جائے۔ تو پھر خواہ پابندی اٹھا بھی دی جائے۔ اس پر عمل رہتا ہے۔ اسی طرح جب دوستوں کو ان باتوں کی عادت ہو جائے گی۔ پھر میں خواہ اس قید کو اڑا دوں۔ تب بھی وہ کہیں گے۔ کہ

ہمارے فائدہ کی بات

ہے۔ اسے کیوں چھوڑیں۔ ممکن ہے۔ بعض واپس ہو جائیں۔ اور یوں تو بعض کمزور اب بھی ہونگے ایسے لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی اور اب بھی ہیں۔ ایسے لوگوں کو چھوڑ کر باقی جماعت کا بیشتر حصہ ایسا ہے جس نے تغیر پیدا کر لیا ہے۔ اور ایسا صحیح قدم ہم نے اٹھایا ہے۔ کہ خدا کا فضل ہو۔ تو

کامیابی یقینی ہے

میں نے بارہا بتایا ہے۔ کہ جب تک ہم ان اصولوں پر نہیں چلیں گے۔ جن پر پہلے

انبیاء کی جماعتیں

گامزن ہوئیں۔ اس وقت تک کامیابی محال ہے۔ قرآن میں بار بار یہ آیا ہے۔

اور اس قدر تکرات و مرات اس کا ذکر ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی سورت بھی کم ہی ہوگی جس سے یہ بات نہ نکلتی ہو کہ

ہر نبی پہلے نبی کے طریق پر

آتا ہے۔ نبیوں کے ماننے والے پہلے ماننے والوں کے طریق پر ہوتے ہیں۔ اور نہ ماننے والے۔ پہلے نہ ماننے والوں کے طریق پر۔ اور قرآن میں یہ بات اس قدر وضاحت سے بیان ہے۔ کہ جس طرح سورج کا انکار نہیں ہو سکتا۔ اس کا بھی نہیں ہو سکتا۔ تو انبیاءؑ کی جماعتوں کے دشمنوں کی شرارتوں میں بھی مشابہت ہوتی ہے۔ اسی طرح مومنوں کا بھی ایک سا ہی حال ہوتا ہے۔ اور ان اصول سے بھٹک کر کامیابی محال ہے جو پہلے انبیاءؑ کے ماننے والوں نے اختیار کئے۔ ہمیں ایک نہ ایک دن اسی طریق پر آنا ضروری تھا جس پر صحابہ چلے۔ اور

یہ خدا کا کتنا فضل ہے

کہ وہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کی زندگی میں ہی اس طریق پر لے آیا۔ ابھی ہم میں سینکڑوں ہزاروں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا اور ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کی موجودگی میں تغیر بہت محفوظ ہے۔ بعد میں آنے والے ممکن ہے ایسا تغیر کریں جو نقصان کا موجب ہو جائے۔ ان کی نیت تو نیک ہو۔ مگر پھر بھی ایسا قدم اٹھا بیٹھیں۔ جو

فساد کا موجب

ہو جائے۔ دیکھو عیسائیوں میں جب شہوت کا زور ہوا۔ تو ان کے دینی پیشواؤں نے رہبانیت کی تعلیم دینی شروع کر دی۔ قرآن کریم میں ان کے متعلق آتا ہے کہ ورهبانية ابتدعوها ما كتبناها عليهم الا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعايتها انہوں نے نیک ارادہ کے ساتھ قوم کو گمراہی اور تباہی میں ڈال دیا۔ اس لئے ہو سکتا تھا۔ کہ بعد میں جو تغیرات ہوتے۔ وہ خطرناک ثابت ہوتے۔ ہم میں ابھی سینکڑوں ہزاروں وہ لوگ ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت

سے مستفیض ہونے کا موقعہ دیا۔ ابھی بہت ہیں۔ جنہوں نے آپ کے ہاتھوں میں پرورش پائی۔ اور آپ سے براہ راست رہنمائی حاصل کی۔ اس لئے ہماری زندگی میں تغیر ہو جانا مناسب تھا۔ ورنہ ابھی بہت سے ابتلا آنے والے ہیں۔ اور ان کے علاج بھی ہوتے رہیں گے۔ اور اگر یہ تغیر ہماری زندگیوں میں نہ ہوتا تو بہت ممکن تھا۔ کہ بعد میں جو قدم اٹھایا جاتا۔ وہ غلط ہوتا اور جماعت کیلئے

تنزل کا موجب

بن جاتا۔ گو یہ کام ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔ مگر بہر حال ہم نے رستہ کو پا لیا ہے میں اس جگہ یہ بھی ذکر کر دینا چاہتا ہوں کہ میں نے جو سکیم بنائی تھی۔ باوجودیکہ اس پر ۵ ماہ گذر چکے ہیں۔ پھر ابھی تک ہم بجٹ بھی نہیں بنا سکے۔ میں نے جس وقت مطالبات کئے تھے۔ اس وقت دفتر کا کوئی انتظام میرے ذہن میں بھی نہ تھا۔ تبلیغ ہند کا اس میں کوئی حصہ نہ تھا۔ اور اب معلوم ہو رہا ہے۔ کہ قرآن کریم کی طباعت کے لئے روپیہ کو علیحدہ کر کے

بجٹ ساٹھ ہزار کا ہوگا

اور قرآن کریم کی طباعت کے اخراجات شامل کر کے ۷۰ ہزار کا۔ اور ظاہر ہے کہ جس کام کے شروع کرنے میں اتنا وقت لگے۔ اس کے نتائج بھی سالوں میں نکل سکتے ہیں۔ بہر حال یہ شکر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جگا دیا ہے۔ ورنہ ہماری نماز قضا ہو رہی تھی۔ ذرا غور کرو۔ تم پر اللہ تعالیٰ نے کتنا فضل کیا۔ کہ اپنا مسیح تمہیں دکھایا۔ پھر دنیا پر تمہیں کیا اتنا بھی رحم نہیں آتا۔ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ ہی اسے دکھا دو۔

پچاس ساٹھ سال بعد

یہ صحابہ ہم میں نہ ہونگے۔ غور کرو۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔ کہ ہم دنیا کو جا کر جب آپ کا پیغام سنائیں۔ اور لوگ پوچھیں۔ کہ وہ کہاں ہیں تو ہم کہہ دیں۔ وہ فوت ہو گئے۔ اور جب وہ پوچھیں۔ کہ وہ کون لوگ ہیں۔ جو

آپ کے ہاتھ پر ایمان لائے

تھے۔ تو کہہ دیں۔ کہ وہ بھی فوت ہو گئے۔ مجھے یہ واقعہ کبھی نہیں بھولتا۔ میں جب انگلستان میں گیا۔ تو وہاں

ایک بوڑھا انگریز نو مسلم

تھا۔ اسے علم تھا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا اور خلیفہ ہوں۔ مگر پھر بھی وہ نہایت محبت و اخلاص سے کہنے لگا۔ کہ میں ایک بات پوچھتا ہوں۔ آپ ٹھیک جواب دیں گے۔ میں نے کہا ہاں وہ کہنے لگا۔

کیا حضرت مسیح موعود نبی تھے

میں نے کہا ہاں۔ تو اس نے کہا اچھا مجھے اس سے بڑی خوشی ہوئی۔ پھر کہنے لگا۔ آپ قسم کھا کر بتائیں۔ کہ آپ نے انہیں دیکھا۔ میں نے کہا ہاں میں ان کا بیٹا ہوں۔ اس نے کہا۔ نہیں میرے سوال کا جواب دیں کہ ان کو دیکھا۔ میں نے کہا ہاں دیکھا۔ تو وہ کہنے لگا۔ کہ اچھا میرے ساتھ مصافحہ کریں۔ اور مصافحہ کرنے کے بعد کہا۔ مجھے بڑی ہی خوشی ہوئی۔ کہ میں نے اس ہاتھ کو چھوا۔ جس نے

مسیح موعود کے ہاتھوں کو چھوا

تھا۔ اب تک وہ نظارہ میرے دل پر نقش ہے۔ وہ شخص گذشتہ سال ہی فوت ہوا ہے۔ اسے

رؤیاء اور کشوف

بھی ہوتے تھے۔ اور وہ اس پر فخر کرتا تھا۔ کہ اسلام لانے کے بعد اسے یہ انعام ملا ہے۔ تو مجھے اس کی یہ بات کبھی نہیں بھولتی۔ کہ کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہے۔ اور جب میں نے کہا۔ ہاں تو کہا کہ مجھے بڑی ہی خوشی ہوئی۔ کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے۔ مجھے اس خیال سے بھی گھبراہٹ ہوتی ہے۔ کہ وہ

لاکھوں انسان

جو چین۔ جاپان۔ روس۔ امریکہ۔ افریقہ اور دنیا کے تمام گوشوں میں آباد ہیں۔ اور جن کے اندر

نیکی اور تقویٰ

ہے۔ ان کے دلوں میں خدا کی محبت ہے مگر ان کو ابھی وہ نور نہیں ملا۔ ہم ان تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچائیں اور وہ خوشی سے اچھلیں۔ اور کہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود دکھلا دو۔ اور جب ہم کہیں کہ وہ فوت ہو گئے تو وہ پوچھیں۔ کہ اچھا ان کے شاگرد کہاں ہیں۔ تو ہم انہیں کہیں کہ وہ بھی فوت ہو گئے۔ احمدیوں کا یہ جواب سن کر وہ لوگ کیا کہیں گے۔ اگر ایسا ہو۔ تو وہ ہمارے مبلغوں کو کس حقارت سے دیکھیں گے کہ ان نالائقوں نے ہم تک پیغام پہنچانے میں کس قدر دیر کی ہے۔ تو ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی موجودگی میں ہم ساری

دنیا میں احمدیت کا پیغام

پہنچا دیں۔ تا ہر ایک کہہ سکے۔ کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ سے مصافحہ کیا ہے۔ اور دنیا کے ہر ملک بلکہ ہر صوبہ میں بسنے والے لوگ اور ہر زبان بولنے والے اور ہر مذہب کے پیرو یہ کہہ سکیں۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ میں ہاتھ دینے والوں کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے یہ اتنی بڑی خوشی ہے۔ کہ اس سے ہمیں دنیا کو محروم نہیں رکھنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ

کپڑوں میں برکت

زیادہ ہوتی ہے۔ بلکہ اس میں بتایا ہے کہ جب انسان نہ ملیں گے تو لوگ کپڑوں سے ہی برکت ڈھونڈیں گے۔ ورنہ انسان کے مقابلہ میں کپڑے کی کیا حیثیت ہوتی ہے۔ وہ کپڑا جو جسم کو لگا۔ اس ہاتھ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھ سکتا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ میں گیا۔ اور وہیں پیوست ہو گیا۔ آپ سے نور اور برکت لی۔ اور آپ کے نور میں اتنا ڈوبا کہ خود نور بن گیا۔ کبھی ممکن نہیں۔ کہ ایسے ہاتھ کو چھونے سے تو برکت نہ ملے۔ اور کپڑوں کو چھونے سے ملے۔ کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے سے مراد تو حالت تنزل ہے اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک وقت ایسا آئے گا۔ جب لوگ آپ سے ملنے والوں کو ڈھونڈیں گے۔ اور جب کوئی نہ ملے گا۔ تو کہیں گے۔ کہ اچھا کپڑے ہی سہی اور علیا کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ ایک وقت آئیگا کہ بادشاہ بھی آپ کے کپڑوں کے لئے ترسینگے پس براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھونے والے انسان ہمیشہ نہیں رہ سکتے۔ اور ہم سے یہ اتنی بڑی غفلت ہو رہی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں جگا دیا

احرار اور بعض حکام کی مخالفت

کو گو ہم برا ہی نہیں۔ مگر ہمارے دل کے گوشہ میں یہ بات ضرور ہے۔ اور ہم اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ چاہے نادانستہ ہی کیا ہے مگر کیا تو ان لوگوں نے ہم پر رحم ہی ہے۔ اس لئے اسے خدا تو بھی ان پر رحم کر اور ان کو ہدایت دے دے۔ ہماری جماعت کے سامنے

عظیم الشان کام

ہے۔ اس کی ذمہ واری بہت بڑی ہے۔ موت انسان کے لئے لازمی ہے۔ اور مومن موت سے نہیں ڈرتا۔ مگر اس خیال سے ہی ہمارے دل کانپ جانے چاہئیں۔ اور

جسموں پر لرزہ

طاری ہو جانا چاہیئے۔ کہ ہم دنیا کو ہدایت دینے سے پہلے فوت ہو جائیں۔ اور دنیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ہاتھ لگانے والوں کو بھی ہاتھ نہ لگا سکے۔ اس لئے ان قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جو خدا ہم سے چاہتا ہے۔ اب جو کچھ ہو رہا ہے۔ یہ کچھ بھی نہیں۔ ابھی

بہت سے مراحل

ہم نے طے کرنے ہیں۔ پس سستیوں کو چھوڑ دو۔ غفلتوں کو ترک کر دو۔ بعض لوگ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ اس سال ہم نے چندہ دیدیا۔ اب دنیا فتح ہو جائے گی۔ مگر یہ چیزیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ جس طرح دانہ کو کھوہ میں ڈال کر پہلا جاتا ہے۔ تم جب تک اسی طرح نہ پیسے جاؤ گے۔ اس وقت تک

دنیا میں امن

اور دین قائم نہیں ہو سکتا۔

پس تم مطمئن مت ہو۔ اور ان دکھوں کو دکھ نہ سمجھو۔ یہ تو صرف ہوشیار کرنے اور بیدار کرنے کے لئے ہیں۔ اصل درد وہ ہے۔ جو دل میں ہوتا ہے۔ دیکھو جس کے کپڑوں میں آگ لگی ہو۔ وہ کس قدر شور مچاتا ہے۔ پھر جس کے دل میں آگ لگی ہو۔ وہ کس طرح آرام سے بیٹھ سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ایک جہنم میں ڈالنا چاہتا ہے۔ اور ایسی بڑی جہنم کہ جس کی مثال کوئی نہیں۔ وہ

عشق و محبت

اور دنیا کی خیر خواہی کی آگ ہے۔ دیکھو مجنوں عرب کا ایک معمولی سا رئیس زادہ تھا جس کی حیثیت اس زمانہ کے معیار کے مطابق شاید دس روپے کی بھی نہ ہو۔ مگر

عشق کی وجہ سے

اسے ایسی شہرت ہوئی۔ کہ کئی لوگ اس کا ذکر کرتے کرتے خود مجنوں بن جاتے ہیں۔ فرہاد ایک معمولی لوہار تھا۔ مگر اس عشق کی وجہ سے جو اُسے ایک انسان سے تھا۔ آج بادشاہ بھی شعروں میں اس کا ذکر پڑھتے اور سر دھنتے ہیں۔ پس جس دل میں

خدا کی محبت کی آگ

ہو اس کے اندر کتنا سوز ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے جو جہنم مقدر رکھی ہے۔ وہ

محبت کی جہنم

ہے۔ جو شخص اپنے دل میں یہ جہنم پیدا کرلے اسے خدا ہمیشہ کی جنت عطا کرتا ہے۔ اور اگر تم یہ سوز اپنے دلوں میں پیدا کر لوگے۔ تو خود ہی قربانیاں کرتے جاؤ گے۔ نہ تحریک جدید کی ضرورت ہو گی۔ اور نہ تحریک قدیم کی۔ جس کے کپڑوں میں آگ لگی ہو۔ وہ خود بخود دوڑا پھرتا ہے۔

پس یہ رنگ پیدا کرو اور اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو۔ یہ

پہلا قدم

ہے۔ جو اسی پر ٹھہر جائے گا۔ وہ گر جائے گا۔ تمہارے لئے آرام سے بیٹھنا مقدر نہیں۔ آرام خدا کی گود میں ہی جا کر ملے گا۔ اور اس دھکے کے بعد بھی جو جماعت کو لگا ہے۔ جو سستی کریگا۔ اللہ تعالےٰ اسے

جماعت سے خارج

کر دے گا۔ اب وقت تمہارے لئے بہت نازک ہے۔ اس لئے بہت احتیاط کرو۔ اب تم ایسے مقام پر ہو۔ کہ اس سے پیچھے قدم اٹھانا

ہلاکت کا موجب

ہوگا۔ اور اس پر ٹھہرنا بھی ہلاکت کا موجب ہوگا۔ پس خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہاتھ ملتے ہوئے آگے چلتے جاؤ۔ یہاں تک کہ موت تم کو

خدا تعالےٰ کی گود میں

ڈال دے۔

ضروری اعلان

انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کے پوسٹر کا جواب جتنی جتنی تعداد میں ہم نے بھجوایا ہے۔ اس سے کم و بیش تعداد مطلوب ہو۔ تو جلد سے جلد اطلاع دیں۔ تاکہ آئندہ اس کے مطابق تعداد بھجوائی جائے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت ماہ فروری ۱۹۳۵ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد	کیفیت
۱	بیت المال	۸۵۸۵-۴-۳	صیغہ جات انجمن
۲	صدقات	۱۴۱۴-۱-۳	
۳	مقبرہ بہشتی	۷۸۰۳-۳-۶	
۴	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۲۵۲۰-۸-۶	
۵	مدرسہ احمدیہ	۵۲-۸-۰	
۶	گرلز سکول	۱۳۵-۱۰-۰	
۷	احمدیہ ہوسٹل	۱۸۳-۹-۰	
۸	امور عامہ	۱۶-۴-۶	
۹	نور ہسپتال	۴۲۷-۸-۶	
۱۰	ضیافت	۳۴۳-۱۴-۳	
۱۱	دعوت و تبلیغ	۲۳۲-۸-۰	
۱۲	تخفیف	۸۰۰-۱۵-۹	
	میزان	۲۲۵۸۵-۱۵-۹	
۱۳	بک ڈپو	۲۵۵-۰-۰	صیغہ جات تجارتی
۱۴	طبع و اشاعت	۱۹۳۱-۱۰-۰	
۱۵	ریویو انگریزی	۱۴۱-۱۲-۰	
۱۶	بورڈران ہائی	۲۱۵-۱۲-۹	
۱۷	" احمدیہ	۳۳۰-۱۰-۹	
۱۸	پراویڈنٹ فنڈ	۲۵۱۲-۱۲-۶	
۱۹	جائداد	۵۵۸-۴-۰	
	میزان	۵۷۴۵-۴-۰	
۲۰	قرضہ	۱۱۷۰۰-۰-۰	قرضہ

کل میزان ۴۰۰۳۱-۱۳-۶

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم خرچ	کیفیت
۱	بیت المال	۲۲۸۸-۱-۹	صیغہ جات انجمن
۲	صدقات	۱۲۴۵-۹-۳	
۳	مقبرہ بہشتی	۱۰۲۲-۱۱-۶	
۴	تعلیم و تربیت	۷۴۶-۱۴-۹	
۵	ہائی سکول	۲۴۵۰-۴-۶	
۶	مدرسہ احمدیہ	۱۰۸۲-۱۳-۳	
۷	گرلز سکول	۹۶۸-۱۳-۰	
۸	احمدیہ ہوسٹل	۳۰۴-۲-۰	
۹	امور عامہ	۱۴۷۸-۵-۶	
۱۰	نور ہسپتال	۶۹۴-۰-۹	
۱۱	ضیافت	۱۶۲۰-۵-۳	
۱۲	دعوۃ و تبلیغ	۵۸۸۳-۱۲-۳	
۱۳	تتمہ	۱۲۹-۷-۰	
۱۴	دارالقضاء	۵-۲-۶	
۱۵	خلافت	۴۰۰-۰-۰	
۱۶	پرائیویٹ سیکرٹری	۸۵۸-۱۳-۹	
۱۷	نظارت اعلیٰ	۱۳۱۴-۱۰-۹	
۱۸	دارالافتاء	۱-۸-۰	
۱۹	محاسب	۵۴۲-۱۱-۰	
۲۰	تالیف و تصنیف	۳۵۱-۱۳-۰	
۲۱	جامعہ احمدیہ	۵۹۰-۱۰-۰	
۲۲	امور خارجیہ	۳۳۴-۱۵-۹	
۲۳	جائیداد	۸۲-۱۳-۰	
	میزان	۲۵۱۹۶-۱۰-۶	
۲۴	بک ڈپو	۱۳۱-۴-۰	صیغہ جات تجارتی
۲۵	طبع و اشاعت	۱۶۳۱-۴-۳	
۲۶	ریویو انگریزی	۳۵۷-۰-۶	
۲۷	بورڈران ہائی	۴۵۰-۶-۶	
۲۸	" احمدیہ	۶۲۳-۵-۹	
۲۹	پراویڈنٹ فنڈ	۲۶۹-۱-۰	
۳۰	جائداد	۵۱۰-۱۰-۶	
	میزان	۶۳۱۳-۰-۶	
۳۱	قرضہ واپسی	۱۰۵۱۰-۰-۰	قرضہ

کل میزان ۴۲۰۱۹-۱۱-۰

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

رشتہ مطلوب ہے

ایک ایسے خوش شکل تندرست قوم شیخ برسر روزگار احمدی نوجوان عمر ۲۲ سال کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جس کو احمدیت کی وجہ سے اس کے والدین نے گھر سے نکال دیا ہے۔ رشتہ خواہ کنوارا ہو یا بیوہ مگر نوجوان ہو اور احمدیت میں پختہ ہو۔ اس کے متعلق عام خط و کتابت شیخ محمد محسن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لائلپور سے کی جائے۔

THE AHMADYYA SUPPLY COMPANY LTD. QADIAN.

قادیان میں منڈی کا افتتاح

ایک عرصہ سے یہ امر مدنظر تھا - کہ قادیان میں منڈی کا اجرا کیا جائے - بلکہ اس کام کے لئے دوکانیں بھی بنی ہوئی ہیں - مگر اس وجہ سے کہ سرمایہ کا انتظام نہ ہوسکا یعنی احمدی تجار میں سے فرداً فرداً احباب اس کام کو نہ چلا سکتے تھے - لہٰذا کام معرض التوا میں رہا لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے - کہ قادیان ترقی کریگا - اور یہاں کی تجارت بھی نمایاں شان اختیار کریگی - احباب کو مبارک ہو - کہ اس غرض کے لئے ایک لمیٹڈ کمپنی بنام دی احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ گورنمنٹ سے رجسٹری کروائی گئی ہے - کمپنی اپنے تمام ابتدائی مراحل طے کر چکی ہے - اور کام انشاء اللہ اسی ماہ میں شروع ہوجائیگا - کمپنی کے ۱۰۰۰۰ روپے کے حصص کی خرید کے وعدے آچکے ہیں - جن میں سے ۴۰۰۰ سے زائد روپیہ کے حصص کی رقوم وصول ہوگئی ہیں - پراسپکٹس حسب ذیل ہے - جو دوست کمپنی کے حصص خریدنا چاہیں - وہ جلد از جلد کمپنی کے رجسٹرڈ دفتر قادیان سے فارم درخواست حصص و پراسپکٹس مع میمورنڈم مفت طلب کریں - یا مشاورت کے موقعہ پر آکر دفتر سے حاصل کریں (یہ پراسپکٹس رجسٹرار جائنٹ سٹاک کمپنیز کے دفتر میں فائل کیا گیا ہے -)

ترجمہ پراسپکٹس دی احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ قادیان رجسٹری شدہ زیر ایکٹ نمبر ۷ مجریہ ۱۹۱۳ء) گورنمنٹ سے منظور شدہ سرمایہ ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) روپیہ جو دس دس روپے کے دس ہزار (۱۰۰۰۰) حصص پر منقسم ہے - ۳۶۲ حصص قیمتی تین ہزار چھ سو بیس (۳۶۲۰) روپیہ اس وقت تک فروخت ہوچکے ہیں - اور بقایا حصص پبلک کے پاس خریدنے کے لئے پیش کئے جاتے ہیں جن کی ادائیگی حسب ذیل طریق پر ہوگی - مبلغ ۲/۸ فی حصہ درخواست حصص کے ساتھ مبلغ ۲/۸ فی حصہ الاٹمنٹ پر (یعنی جب حصہ منظور ہوجائے -) بقایا پانچ روپے اڑھائی اڑھائی روپے کے دو برابر کے مطالبات پر - بشرطیکہ ان ہر دو مطالبات کے درمیان ایک ماہ سے کم وقفہ نہ ہوگا - اور ہر مطالبہ سے کم از کم چودہ روز قبل حصہ دار کو اس کا نوٹس دیا جائیگا پہلی الاٹمنٹ اس وقت تک نہ کی جائے گی - جب تک تین ہزار (۳۰۰۰) روپے کی قیمت کے حصص فروخت نہ ہوجائیں (یہ شرط آئندہ تخصیص حصص پر اطلاق نہیں پائے گی)

ڈائرکٹران (۱) چوہدری فتح محمد صاحب سیال - ایم - اے (۲) (ناظر) غلام مجتبیٰ صاحب پنشنر قادیان (۳) خان بہادر غلام محمد خان صاحب پنشنر قادیان (۴) شیخ احمد اللہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ کلرک قادیان (۵) بابو سراج دین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر (۶) بابو محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر (مالک احمدیہ کلاتھ ہاؤس قادیان) (۷) محمد اسمٰعیل مالک سنو سوپ کمپنی -

بینکرز صدر انجمن احمدیہ قادیان - مشیر قانونی چوہدری اسد اللہ خان صاحب بی - اے بیرسٹرایٹ لاء (ممبر آف لیجسلیٹو کونسل پنجاب) آڈیٹرز - آڈیٹرز تاحال مقرر نہیں ہوئے - مینیجنگ ڈائرکٹر - مینیجنگ ڈائرکٹر محمد اسمٰعیل آف سنو سوپ کمپنی مقرر ہوئے ہیں - کمپنی اور مینیجنگ ڈائرکٹر کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے - اس کی نقل منسلک پراسپکٹس ہے - اصل معاہدہ کمپنی کے رجسٹرڈ آفس میں دیکھا جاسکتا ہے

پراسپکٹس - اس کمپنی کا افتتاح ان اغراض کے ماتحت کیا گیا ہے - جو میمورنڈم آف ایسوسی ایشن میں مذکور ہیں - جو منسلک پراسپکٹس ہے - اور پراسپکٹس کا ایک حصہ ہے - کمپنی کا منشا اس وقت یہ ہے کہ اردگرد کے علاقہ کی پیداوار مثلاً - تل - گڑ - ماش وغیرہ کی منڈی پر قبضہ کیا جائے - اور اس قسم کی اشیاء امرتسر اور دیگر منڈیوں کو سپلائی کی جائیں - ریاڑکی (اردگرد کا علاقہ) ان اشیاء کی پیداوار کے لئے مشہور ہے - اور قادیان ان اشیا کو سٹاک کرنے کے لئے بہترین مرکز تصور کیا گیا ہے - کمپنی یہ بھی ارادہ رکھتی ہے - کہ احمدیہ سٹور کی آٹے کی چکی ٹھیکہ پر لے - (جس کے ذریعہ) آٹا پیسا جائے - اور چاول چھڑے جائیں - جو (دونوں اشیاء) یہاں (قادیان) کے دوکانداروں کے پاس فروخت کئے جائیں - چونکہ اس وقت تک اس قسم کا کوئی انتظام قادیان میں نہیں ہے (یعنی قادیان میں تھوک بیوپاری کوئی نہیں) اس لئے کامیابی کیلئے بہت بڑا میدان ہے :- مندرجہ بالا بیان سے عیاں ہے کہ ہماری تجارت کے سامنے بہت عمدہ میدان ہے - اور ہر قسم کے اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی کمپنی امید رکھتی ہے کہ سرمایہ پر کافی منافع ادا کرسکیگی

دستخط (چوہدری) فتح محمد سیال (ناظر) غلام مجتبیٰ - (خان بہادر) غلام محمد خاں - (شیخ) احمد اللہ (بابو) سراج الدین (بابو) محمد اسمٰعیل - محمد اسمٰعیل

خاکسار :- محمد اسمٰعیل مینیجنگ ڈائرکٹر دی احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ قادیان

پرائیویٹ قطعات اراضی

اس وقت حسب ذیل مواقع پر قابل فروخت موجود ہیں۔

۱۔ محلہ دار العلوم غربی میں نصرت گرلز ہائی سکول کے قریب بجانب شمال جو مسجد نور اور محلہ دار الرحمت کے مابین واقع ہیں۔ شرح برلب سڑک کلاں [illegible] فی مرلہ اور اندرون محلہ [illegible] روپے فی مرلہ

۲۔ محلہ دار الفضل شرقی میں مختلف مواقع پر مثلاً منڈی کے پاس ۳۰ فٹ کی بڑی سڑک پر جو سٹیشن کی طرف سے آتی اور منڈی کے اندر سے گزرتی ہے۔
نیز مسجد محلہ کے قریب بعض عمدہ قطعات زیر فروخت ہیں۔

۳۔ محلہ دار الفضل غربی میں مسجد محلہ اور سالانہ جلسہ گاہ کے درمیان چند قطعات زیر فروخت ہیں۔ اور ایک قطعہ ۲ کنال کا ہے۔ جس کے چاروں طرف راستے ہیں۔ جن میں سے تین راستے پندرہ پندرہ فٹ کے ہیں۔ اور یہ سب قطعات ہائی سکول کے بھی بہت قریب واقع ہیں۔

۴۔ محلہ دار الرحمت میں بھی اس وقت بعض قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند احباب موقعہ پر تشریف لا کر یا نقشہ آبادی قادیان منگوا کر اس کے ذریعہ سے محل وقوع اور حیثیت کے متعلق اطمینان کر کے اور نرخ بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کر کے مطلوبہ قطعات خرید کر سکتے ہیں۔ نقشہ جدید و قدیم آبادی قادیان از سر نو تیار کرایا گیا ہے۔ قیمت کاغذ اعلیٰ [illegible] اور کاغذ درجہ دوم ۴؍ یہ نقشہ قادیان کے تمام تاجران کتب سے مل سکتا ہے۔

رسالہ درود شریف طبع سوم قیمت ۸؍ لیکن آخر اپریل تک کے لئے رعایتی قیمت فی کاپی ۲؍ لی جائے گی اب تھوڑی سی کاپیاں باقی ہیں۔

رسالہ تبدیلیٔ عقائد مولوی محمد علی صاحب مع جواب الجواب مکمل طبع سوم بھی زیر طبع جو انشاء اللہ شاورت تک شائع ہو جائے گا۔ قیمت چار آنے فی کاپی۔

خاکسار ان
محمد احمد و عبد الکریم پسران
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان

محافظ اطہرا گولیاں

عجیب شفا بخش

اولاد کا مجرب ترین علاج

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطباء و ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ اس مرض کا مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب مولانا نور الدین صاحب شاہی طبیب سے سیکھ کر محافظ اطہرا گولیاں رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا ایجاد کیں۔ ہزاروں لوگوں کی مجرب و آزمودہ گولیاں گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری محافظ اطہرا گولیاں طلب کر کے استعمال کرے اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے

مشک آنست کہ خود ببوید

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

اس دواخانہ کے سرپرست و نگران حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ہیں۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ہومیوپیتھک علاج

بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے زیادہ نفع بخش ہے۔ قوت شفا اس میں زیادہ ہے۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات۔ ہزاروں بار تجربہ شدہ۔ زود اثر بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ کڑوی کسیلی دواؤں۔ انجکشن کے برے اثرات۔ اپریشن کی تکلیف سے بچانے والی دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوتے ہیں۔ آپ بھی ہومیوپیتھک علاج کریں۔

ایم۔ ایچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

سورۂ بنی اسرائیل کی لطیف تفسیر

مسمّٰی بہ دستور الارتقاء تفسیر سورۃ الاسراء

مؤلفہ و مرتبہ مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب احمدی فاضل دیوبند۔ حال مدرس عربی ہائی سکول خانپور ریاست بہاولپور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی افاضہ سے لکھی گئی ہے۔ اور سلسلہ کی صداقت کا خاص نشان ہے۔ مکمل سورۃ بنی اسرائیل کی ایک سو گیارہ آیات کے علاوہ قرآن کریم کی پانچ سو متفرق آیات و متعدد احادیث کا ترجمہ اور تفسیر بھی اس کتاب میں درج ہے تین سو سرخیوں اور عنوانات کے ماتحت تمام اہم مسائل کا حل اس میں کر دیا گیا ہے۔ سلسلہ کے ایک عالم و مولوی فاضل کی نظر ثانی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر تالیف و تصنیف کی منظوری کے بعد اس کو شائع کیا گیا ہے۔ کتاب ریویو اردو کے سائز ۲۰×۲۶ کے تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت رفاہ عام کی خاطر صرف بارہ آنہ رکھی گئی ہے۔

المشتہر حکیم عبد اللطیف گجراتی پروپرائٹر کتب خانہ ایشیاٹک قادیان دارالامان احمدیہ بازار

تریاق معدہ و جگر

بفضلہ مندرجہ ذیل عوارضات کے لئے لاثانی دوا ہے۔ ضعف جگر۔ بھس۔ کمی خون۔ دل دھڑکن جلن ہاتھ پاؤں۔ یرقان۔ عظم الاطحال۔ تاپ تلی جلن سینہ ضعف معدہ ضعف عام کے لئے اکسیری مرکب ہے۔ ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں آثار صحت شروع ہو جاتے ہیں۔ دو تین ہفتہ کے لگاتار استعمال سے زردی لاغری دور ہو کر جسم چست و چالاک سرخ مثل انار ہو جاتا ہے۔ تندرست اشخاص جو کمی خون محسوس کرتے ہوں۔ وہ بھی استعمال کر کے کافی خون پیدا کر سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا عوارضات سردیوں میں چنداں تکلیف دہ نہیں ہوتے۔ لیکن گرمیوں میں مریض کے لئے وبال جان ہو جاتے ہیں تریاق معدہ و جگر ہر موسم میں خواہ گرمی ہو یا سردی یکساں فائدہ مند ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے علاوہ محصولڈاک

حکیم محمد شریف عمر والہ
ڈاک خانہ سوہاکی براستہ بٹالہ

سندھ سے ایک احمدی اخبار کا اجراء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ۱۵ روزہ اخبار سندھی "البشریٰ" حیدرآباد سندھ سے جاری کیا گیا ہے۔ ۱۲ صفحہ ہونگے۔ پہلے اخبار میں مندرجہ ذیل مضامین ہونگے۔ (۱) سیدنا حضرت امیر المومنین کا پیغام سندھ کے نام (۲) خطبہ جمعہ ۵ فروری تفسیر سورہ جمعہ (۳) مجدد دوران خلیفۃ اللہ کو مانو (۴) معیار صداقت مسیح موعود از حضرت خلیفۃ المسیح اول۔ (۵) تعلیم حضرت مسیح موعود از کشتی نوح (۶) شرائط بیعت (۷) مدینۃ المسیح کی اخبار وغیرہ وغیرہ۔

سندھ کے تمام احمدی احباب سے درخواست ہے۔ کہ اپنے اپنے حلقہ میں کوشش کر کے خریداروں کی فہرست مرتب کر کے بھیجیں۔ چندہ سالانہ مبلغ ۳ مقرر کیا گیا ہے۔ چونکہ اخبار کا کثیر حصہ تبلیغی اغراض کے ماتحت مفت تقسیم کیا جائے گا۔ اس لئے احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ علاوہ خریداری کے امدادی فنڈ بھی اکٹھا کریں۔ اور تمام رقوم بنام شیخ عظیم الدین صاحب احمدی تاجر چرم حیدرآباد سندھ بھیج دیں۔ ہر ایک جماعت کو جتنے پرچے مطلوب ہوں تحریر کریں۔ تاکہ بذریعہ ریلوے پارسل بھیج دئے جائیں۔

ذی ثروت احمدی احباب سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ بھی اس کار خیر میں حصہ لیں اور اپنا امدادی چندہ بھیج کر مشکور فرمائیں۔ مکرمی جناب ڈاکٹر احمد الدین صاحب جو سندھ کی تبلیغی اغراض کے لئے مبلغ عـہ ماہوار ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ وہ بھی واجب الادا رقم مندرجہ بالا پتہ پر جلد بھیج کر مشکور فرمائیں۔

امید ہے۔ کہ وہ اس سے بڑھ کر حصہ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے۔ دوسرے ذی ثروت احباب بھی اگر ماہوار کچھ امداد فرمائیں۔ تو زیادہ مفید ہوگا۔

اس اخبار کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائے

خاکسار:۔ عبدالکریم احمدی آنریری مبلغ

ہوزری کے حصص کے متعلق اعلان

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ مزید حصص مخصوص کر رہی ہے۔ جو دوست اس تخصیص میں شامل ہو کر فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ بہت جلد اپنے حصص کے مبلغ -/۲ روپیہ فی حصہ بطور قسط اول کمپنی کو ارسال فرمائیں۔ جن دوستوں کی طرف سے ایسی رقوم مع فارم درخواست خرید حصص کے ۵/۳۰ تک دفتر میں موصول ہو جائیں گے وہ اس تخصیص میں شامل ہو سکیں گے۔ فارم وغیرہ حسب ضرورت دفتر سے طلب کریں۔

جنرل مینجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان

سٹار ہوزری کے حصہ داروں کو اطلاع

بعض حصہ داران نے ابھی تک اپنے حصص کی قسط دوم ادا نہیں کی۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تاوقتیکہ مطلوبہ اقساط کا روپیہ کمپنی کو موصول نہ ہو۔ ان کی پہلی اقساط کی رقوم کمپنی بغیر کسی منافع کے اپنے استعمال میں لاتی رہے گی۔ اس لئے ایسے تمام بقایا داران کو چاہئے۔ کہ وہ اپنے ذمہ کی دوسری قسط بحساب -/۳ روپیہ فی حصہ فوراً کمپنی کو ارسال کر دیں۔ یہ امر نہایت ضروری ہے۔

(جنرل مینجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ملک معظم کی سلور جوبلی کی فلم مکمل ہو گئی ہے۔ اور ۴ مئی کو انگلستان کے علاوہ تمام ان ممالک میں دکھائی جائے گی۔ جہاں انگریزی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ہسپانوی۔ چینی۔ فرانسیسی۔ پولش اطالوی اور پرتگالی زبانوں میں بھی اس کے تراجم ہو رہے ہیں کیونکہ ان ممالک میں اس کی مانگ ہے۔

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ گاندھی جی نے ایک ماہ کی خاموشی کا جو برت رکھا ہوا تھا۔ وہ ۱۹ اپریل کو ختم ہوگا۔ اور ۲۲ کو آپ اندور میں آل انڈیا ساہتیہ سمیلن کی صدارت کریں گے جس کا افتتاح مہاراجہ ہلکر کریں گے گاندھی جی اسی روز دیہاتی صنعت کی آل انڈیا نمائش کا بھی افتتاح کریں گے۔

دہلی ۱۳ اپریل۔ صنعتی کارخانوں کے متعلق حکومت کی طرف سے جو رپورٹ شائع ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۳۴ء میں کل ۱۵۹ ہڑتالیں ہوئیں۔ اور ۲۲۰۸۰۳ مزدوروں نے اس میں حصہ لیا۔ حالانکہ ۱۹۳۳ء میں ۱۴۶ ہڑتالیں ہوئی تھیں جنمیں ۱۶۴۹۳۸ مزدور شریک ہوئے تھے۔ اور ہڑتالوں کی وجہ سے مزدوروں کے ۴۷۷۵۵۹ روز ضائع ہوئے۔

دہلی ۱۳ اپریل۔ کیپٹن لال چند ایم ایل۔ اے نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اسمبلی کا سشن بہت کامیاب ثابت ہوا ہے۔ حکومت کی مخالف پارٹی دلائل سے زیادہ جذبات کی تابع تھی۔

لنڈن ۱۳ اپریل۔ سر سیموئل ہور وزیر ہند پر انفلوائنزا کا حملہ ہوا ہے۔

نیویارک ۱۳ اپریل۔ مسٹر اڈولف آچس پروپرائٹر نیویارک ٹائمز کے جنازہ کے وقت ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ نیوز ایجنسی کے تمام تار خاموش رہے۔ اور دنیا بھر میں اس ایجنسی کے دفاتر میں دو منٹ کے لئے کام بند رکھا گیا۔ سر اڈولف ایجنسی کے ڈائرکٹروں میں سے تھے۔ شہر بھر میں آپ کی وفات کی وجہ سے جھنڈے سرنگوں کئے گئے۔

امرتسر ۱۳ اپریل۔ آج سونے کا بھاؤ -/۱۰/ ۳۶ فی تولہ اور چاندی کا -/۲/ ۷۲ فی سو تولہ ہے۔

بمبئی ۱۳ اپریل۔ سر جوزف بھور کا مرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا۔ آج بمبئی سے انگلستان روانہ ہو گئے۔ آپ حکومت ہند کے نمائندہ کی حیثیت سے ملک معظم کی سلور جوبلی کی تقاریب میں شریک ہونگے۔

پشاور ۱۳ اپریل۔ آج فیلڈ مارشل سر فلپ چیٹووڈ کمانڈر انچیف یہاں پہنچے۔ اور تھوڑی دیر ٹھہر کر درگئی روانہ ہو گئے۔ جہاں آپ نے مالاکنڈ کے حالات کو مشاہدہ کیا اور بعد دوپہر واپس راولپنڈی روانہ ہو گئے۔

پشاور ۱۳ اپریل۔ سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ پشاور پہنچے۔ خان صاحب قاضی میر احمد صاحب اڈیشنل جوڈیشنل کمشنر اور سردار راجہ سنگھ صاحب پولیٹیکل ریذیڈنٹ فرنٹیر گورنمنٹ کی طرف سے آپ کے اعزاز میں چائے کی دعوت دی گئی جس میں آپ نے بار کے ممبروں کو صوبہ سرحد میں انصاف کو قائم کرنے میں مدد دینے کی تحریک کی۔ آپ نے خیبر اور دوسرے سرحدی مقامات کا معائنہ کیا۔ امید ہے۔ آپ کشمیر ہوتے ہوئے لاہور پہنچیں گے۔

سٹریسا ۱۳ اپریل۔ سر جان سائمن نے کانفرنس میں کہا۔ کہ گذشتہ ہفتہ جرمنی کے ساتھ جو خط وکتابت ہوئی ہے۔ اس سے یقین ہو گیا ہے۔ کہ جرمن گورنمنٹ اس شرط پر معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ کہ دونو معاہدے علیحدہ علیحدہ تصور کئے جائیں اور علیحدہ علیحدہ دستاویز پر لکھے جائیں۔

لنڈن ۱۳ اپریل۔ ہندوستانی سول اور ملٹری پنشنروں نے ایک اجلاس میں ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ پارلیمنٹ کے ممبروں سے درخواست کی جائے۔ کہ ان کی پنشنوں کے لئے روپیہ مہیا کرنے کی ذمہ داری سکرٹری آف سٹیٹ اور پارلیمنٹ سے تبدیل کر کے ہندوستانی اسمبلی پر ڈالی جائے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی